استقبالیہ تقریب میں شامل ہونے والے بعض مہمانوں کی حضورانور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

پروگرام کے مطابق تقریب کے آغاز سے قبل بعض مہمان حضرات کا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ ان مہمانوں میں Hon. Hillevi Larsson ممبر پارلیمنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی، Hon. Valter Mutt ممبر پارلیمنٹ گرین (Green) پارٹی، Hon. Annika Lillemets ممبر پارلیمنٹ لبرل (Liberal) پارٹی اور Hon. Mia Sydow ممبر پارلیمنٹ لیفٹ (Left) پارٹی شامل تھے اور یہ سبھی مہمان کانفرنس روم میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجکر 45 منٹ پر تشریف لائے۔ ملاقات کے آغاز میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وہاں موجود مہمانوں سے ان کا حال دریافت فرمایا۔ مہمانوں نے بھی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ سویڈن کے حوالہ سے پوچھا جس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مالمو تو پہلے ہی جا چکا ہوں مگر سٹاک ہوم پہلی مرتبہ آیا ہوں۔ اس پر مہمانوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا جس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

❁......ایک ممبر پارلیمنٹ جن کا تعلق گرین پارٹی سے ہے انہوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کیا کہ ہم لندن میں پہلے بھی مل چکے ہیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے استفسار فرمایا کہ گرین پارٹی کی پارلیمنٹ میں کتنی سیٹیں ہیں؟ اس پر موصوف نے جواب دیا کہ ان کی پچیس سیٹیں ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے ساتھ اتحاد ہے؟ اس دوست نے اثبات میں جواب دیا۔ اسی طرح سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والی ایک اور ممبر آف پارلیمنٹ خاتون نے بتایا کہ ہم گرین پارٹی کے علاوہ left پارٹی کے ساتھ بھی مل کر کام کر رہے ہیں۔

❁......حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گرین پارٹی کے ممبرز سے مسکراتے ہوئے استفسار کیا کہ آپ لوگ ملک میں سبز انقلاب لے کر آنا چاہتے ہیں؟ یہاں تو پہلے ہی ہر چیز سبز ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس استفسار پر تمام حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے جواب دیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت اچھے وقت میں سویڈن کا دورہ فرمایا ہے جبکہ بہار شروع ہو چکی ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی تک تو پتّے نکل رہے ہیں۔ میرا نہیں خیال کہ ابھی بھرپور سبزہ ظاہر ہوا ہے۔

❁......بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے بتایا کہ ہماری پارلیمنٹ کی کل سیٹوں کی تعداد 349 ہے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ کسی بھی پارٹی کے پاس اکثریت نہیں ہے۔ اس پر سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والی خاتون نے جواب دیا کہ یہ بات درست ہے۔ تاہم سب سے زیادہ سیٹیں سوشل ڈیموکریٹس کے پاس ہی ہیں جن کی تعداد 113 ہے۔

❁......اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے **سوال کیا کہ آپ کا مالمو میں قیام کیسا رہا؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت اچھا رہا۔ وہاں ہماری مسجد کا افتتاح ہوا۔ مالمو میں ہماری جماعت کے ممبرز بھی ہیں۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ باقی سویڈن کے دوسرے علاقوں سے بھی لوگ ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے ان کے ساتھ بھی وہاں ملاقاتیں ہوئیں۔ موسم بھی بہت خوشگوار تھا۔ مالمو میں اچھا وقت گزرا۔

❁......اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے **سوال کیا کہ کیا آپ بہت زیادہ سفر کرتے ہیں؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت زیادہ تو نہیں۔ آپ کہہ سکتی ہیں کہ سال میں دو سے تین ماہ سفر پر ہوتا ہوں۔ شاید یہ آپ کے لئے بہت زیادہ ہو مگر میرے لئے بہت زیادہ نہیں ہے۔

❁......**بعد ازاں ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ آپ نے سویڈن میں 'محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں' کی جو تحریک چلائی ہے وہ کس حد تک کامیاب ہوئی ہے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تحریک سویڈن میں نہیں بلکہ ہر جگہ ہی چل رہی ہے۔ میرے خیال میں یہی ایک چیز ہے جس کے ذریعہ سے آپ معاشرہ میں امن، محبت اور ہم آہنگی کو فروغ دے سکتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے نتائج بہت زیادہ خوش آئند تو نہیں ہیں لیکن بہرحال میں پُرامید ہوں۔ ہمیں تو اپنی پوری کوشش کرنی ہے۔ یہی ہمارا مقصد ہے اور اس کے لئے ہم کوشش کرتے رہیں گے اور کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہم بھی امن کے قیام کی کوششیں جاری رکھیں گے اور ہمارے بعد آنے والی نسلیں بھی اس کو جاری رکھیں گی۔ ہمارا مشن یہی ہے کہ دنیا کو بچائیں اور اپنی نسلوں کو پیار، محبت اور ہم آہنگی جیسی اعلیٰ اقدار کا وارث بنا کر جائیں۔ ہمیں اگر اپنے لئے نہیں تو اپنی نسلوں کے لئے بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔

❁......**اس کے بعد سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والی خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ یہاں سویڈن میں جنگ تو نہیں ہے لیکن دوسرے کئی مسائل کا** سامنا ہے۔ کئی متنازع چیزیں ہیں۔ یہاں تعصب پایا جاتا ہے۔ احمدیوں کے علاوہ یہاں انتہا پسند مسلمان بھی آباد ہیں **جو داعش میں جا کر شامل ہو رہے ہیں اور اس طرح کے کئی مسائل ہیں۔ ان کا کیا حل ہے؟**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے سب کو ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرنے چاہئیں اور انہی چیزوں کو بنیاد بنا کر مسائل حل کرنے چاہئیں خواہ ان مسائل کا تعلق ریفیوجیز کے ساتھ ہو، یا مہاجرین کے ساتھ ہو یا پھر مقامی لوگوں کے ساتھ ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتیں کہ سویڈن جنگ میں شامل نہیں ہے کیونکہ اگر خدانخواستہ تیسری عالمی جنگ ہوتی ہے تو آپ بھی اس کا حصہ ہوں گے۔ پس یہ بحران بہت بڑا بحران ہے۔ صرف اتنی سی بات کافی نہیں ہے کہ ہم تو دنیا کے ایک طرف ہیں، ایک چھوٹا سا جزیرہ ہیں۔ اس لئے ہمارا جنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جیسا کہ اب دنیا ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے ہر قوم اس کی زد میں آئے گی۔

❁......ایک ممبر آف پارلیمنٹ خاتون نے سوال کیا کہ **آپ کہتے ہیں کہ نفرت کو ختم کر دیا جائے۔ لیکن یہ نفرت کیسے ختم ہو جب دونوں اطراف اختلافات بہت زیادہ ہوں اور آپس کے فاصلے بہت زیادہ ہوں؟ مشرق اور** مغرب کا فرق ہے، امیر اور غریب کا فرق ہے؟ ان کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر صحیح طور پر انصاف کا قیام ہو تو یہ فرق خودبخود ختم ہو جائیں گے۔ اگر ہم اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی میں لگ جائیں تو امن قائم ہو سکتا ہے۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتیں کہ ہر سویڈش دوسرے سویڈش کا حق ادا کر رہا ہے۔ دنیا کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہم لوگ لالچی ہو گئے ہیں اور اسی وجہ سے فاصلے بڑھ رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ میرے نزدیک سب سے بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے خالقِ حقیقی کو بھلا بیٹھے ہیں۔ پس یہ بہت زیادہ ضروری ہے کہ ہم اس دنیا کے خالق کو پہچانیں۔ یہ ایک بات ہے۔ اور دوسری یہ کہ ہم دوسروں کے حقوق ادا کریں اور ان کے ساتھ پیار، محبت کے ساتھ پیش آئیں اور ایک دوسرے کا احترام کریں۔ لیکن یہ بہت مشکل کام ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **فرمایا کہ:** دیکھیں کہ یہ انسانی فطرت ہے کہ تمام لوگ ہر بات پر اتفاق نہیں کر سکتے۔ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کے ساتھ آپ اتفاق نہیں کرتے۔ بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جن کے ساتھ میں اتفاق نہیں کرتا۔ یہ تو انسانی فطرت ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی ہمیں ان چیزوں کو دشمنی کا باعث نہیں بنانا چاہئے۔ ممکن ہے کہ سگے بہن بھائیوں کے نظریات مختلف ہوں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ گھر میں ہر وقت لڑتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات بچے بھی ایک دوسرے سے مختلف رائے رکھتے ہیں اور بسا اوقات اس وجہ سے لڑتے بھی ہیں مگر کچھ دیر بعد نارمل ہو جاتے ہیں۔ تو کم از کم ہم انسانی نفسیات کے اس پہلو سے ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ ایک دوسرے کے نظریات کو سمجھیں اور اس کے بعد نارمل ہو جائیں۔ اگر آپ مجھے گالی دیں تو مجھے اپنی آخری حد تک اس کو برداشت کرنا چاہئے۔ ہوسکتا ہے آپ کی برداشت میری برداشت سے بہت کم ہو۔ مگر ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنی آخری حد تک ایسی چیزوں کو برداشت کرے۔ قرآن کریم ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ممکن ہے کہ آپ لوگوں کا آپس میں اختلاف ہو جائے۔ اور اگر ایسی صورتحال سامنے آتی ہے تو آپ کے ساتھیوں کو چاہئے کہ وہ ایسے معاملات کو حل کروانے کی کوشش کریں۔ لیکن یہ سب اس بات پر منحصر ہے کہ آپ کے اندر برداشت کا مادہ کتنا ہے؟ آپ کے اندر دوسروں کے حقوق ادا کرنے کا کتنا حوصلہ ہے؟ اگر لوگوں کے بیچ اختلافِ رائے ہے تو ان کے پاس عقل بھی تو ہے۔ اگر ایسی صورتحال سامنے آتی ہے تو اسے استعمال کرنا چاہئے۔

❁......**اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ اگر ہم دنیا کے مختلف گروپوں کے مابین ہونے والی لڑائیوں کا جائزہ لیں تو اگر ایک گروپ کے اوپر ظلم ہوتا ہے تو وہ لازمی انتقامی کارروائی کرتا ہے۔ مگر جماعت احمدیہ کی صورتحال بالکل اس کے برعکس ہے۔ جماعت احمدیہ پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں مگر وہ کسی قسم کی کوئی انتقامی کارروائی نہیں کرتی جو کہ بہت مشکل کام ہے؟ جماعت ایسا رویہ اپنانے میں کس طرح کامیاب ہوئی ہے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم پر حملے ہوتے ہیں اور بعض جانیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں مگر اس کے باجود ہم جو کھوتے ہیں اس سے کہیں زیادہ حاصل کر رہے ہیں۔ اب آپ کے دل میں احمدیوں کے لئے ہمدردی بھی اسی وجہ سے ہے کہ ہم بدلہ نہیں لیتے۔ اگر ہم بھی بدلہ لینے والوں میں سے ہوتے تو آج آپ کے دل میں احمدیوں کے لئے ہمدردی نہ ہوتی۔ یہی ہماری تعلیم

ہے۔ ہماری جماعت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ اگر آپ لوگوں کے دل جیتنا چاہتے ہیں تو آپ کو اپنی برداشت بڑھانے پڑے گی۔

حضور انور **ایدہ اللہ** تعالیٰ **بنصرہ العزیز** نے فرمایا:

یہ بات بھی نہیں ہے کہ ہم لوگ بالکل ہی ردِّعمل ظاہر نہیں کرتے۔ ہم ردِّعمل ظاہر کرتے ہیں مگر قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔

❁ ......اس کے بعد **ایک** خاتون **ممبر آف پارلیمنٹ** نے **سوال کیا کہ** اس قسم کی برداشت **پیدا** کرنے کے حوالہ سے **آپ سیاستدانوں کو کیا نصیحت کرنا چاہیں گے کہ وہ بھی اپنے اندر برداشت کو بڑھائیں۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

بانیٔ اسلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نہایت خوبصورت اصول بتایا ہے کہ جو آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کریں۔ اگر کسی چیز کو آپ اپنے لئے برا یا اچھا سمجھتے ہیں تو دوسروں کے لئے بھی ایسا ہی احساس ہونا چاہئے۔ اس سے آپ کے اندر برداشت پیدا ہوگی۔

❁ ......**اس کے بعد ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی تعلیمات کو سننے والوں اور ان پر عمل کرنے والوں میں اضافہ ہو رہا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بالکل اضافہ ہو رہا ہے۔ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جو ہماری تعلیمات کو سراہتی ہے اور اسی لئے آپ بھی یہاں موجود ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ہے چاہے وہ ہم میں شامل ہوں یا نہ ہوں مگر وہ ہماری تعلیمات کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات کچھ لوگوں کے لئے روکیں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ علی الاعلان ہماری تعلیمات کو نہیں اپناتے مگر دل میں وہ ہماری تعلیمات کی قدر کرتے ہیں۔

ممبرانِ پارلیمنٹ کے ساتھ یہ میٹنگ سوا سات بجے تک جاری رہی۔ **بعد ازاں** حضور انور **ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** ہوٹل کے ہال میں **تشریف لے آئے۔**